بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳ رجب ۱۳۸۹ھ - ۱۶ تبوک ۱۳۴۸ہش - ۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۱۳

اخبارِ احمدیہ

● کراچی ۱۳ تبوک (بذریعہ تار)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے نیز حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۵ ستمبر۔ محترم جناب سردار عبدالحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر گزشتہ تین ہفتہ سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود بخار تاحال نہیں اترا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سردار صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مبلغِ مشرقی افریقہ مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب قریباً تین سال تک مشرقی افریقہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد معہ اہل وعیال واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ۱۵ ستمبر بروز سوموار شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں احباب کثرت سے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کریں۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

موٹر کار کے حادثہ میں جماعت احمدیہ دمشق کے پانچ افراد کی المناک وفات

مکرم منیر الحصنی صاحب انچارج مبلغ دمشق (شام) کے بھائی مکرم الحاج بدرالدین صاحب کی بیٹی۔ ان کے خاوند، دو چھوٹی بچیوں نیز خاوند کی چچی۔ ان پانچ افراد کی کار کے حادثہ میں المناک وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مکرم الحاج بدرالدین صاحب کی بیٹی اور ان کی بچیوں کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

اِس حادثہ میں ایک بچہ جس کی عمر پانچ سال ہے محفوظ رہا ہے۔ احباب اس کی صحت اور بابرکت لمبی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ دیکھو، سنو اور بولو

اِسی کا نام فنا فی اللہ ہے اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا نجات نہیں

"فرمایا مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جو لوگ یہاں نابینا اور اندھے ہیں وہ وہاں بھی اندھے ہوں گے۔ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیدارِ الٰہی کے لئے یہاں سے حواس اور آنکھیں لے جاوے اور ان آنکھوں کے لئے ضرورت ہے تبتل کی، تزکیۂ نفس کی اور یہ کہ خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ دیکھو، سنو اور بولو۔ اِسی کا نام فنا فی اللہ ہے۔ اور جب تک یہ مقام اور درجہ حاصل نہیں ہوتا نجات نہیں۔

ہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قوی اور محبت صافی تب ہو سکتی ہے جب اس کی ہستی کا پتہ لگے۔ دنیا اس قسم کے شبہات کے ساتھ خراب ہوئی ہے۔ بہت سے تو کھلے طور پر دہریہ ہو گئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دہریہ تو نہیں ہوئے مگر ان کے رنگ میں رنگین ہیں اور اسی وجہ سے دین میں سست ہو رہے ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں تا ان کی معرفت زیادہ ہو اور صادقوں کی صحبت میں رہیں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے تازہ بتازہ نشان دیکھتے رہیں۔ پھر وہ جس طرح پر چاہے گا اور جس راہ سے چاہیگا معرفت بڑھا دے گا اور بصیرت عطا کرے گا اور ثلج قلب ہو جائے گا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایّام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رُعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے، پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اِس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گزرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اسکو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اسکو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مُردہ چلتا ہے۔ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

یہ امور ہیں جو ہم اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور انکی ہی اشاعت ہمارا مقصود ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کھول کر کہتا ہوں کہ انہی امور کی پابندی سے مسلمان مسلمان ہوں گے اور اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۶۲-۶۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ تبوک ۱۳۴۸ھش

اِسلام ایک روحانی تحریک ہے

(۳)

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے واضح ہے کہ چونکہ روح انسان کے جسم ہی سے ظہور کرتی ہے اس لئے رُوح کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ جسمانی حالتوں کی سب سے پہلے اصلاح کی جاوے تاکہ ان کے زیرِ اثر روح ارتقائی منازل طے کرے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

”اب اس وقت ہمارا مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ جس قادرِ مطلق نے روح کو قدرتِ کاملہ کے ساتھ جسم میں سے ہی نکالا ہے اس کا یہی ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ روح کی دوسری پیدائش کو بھی جسم کے ذریعہ سے ہی ظہور میں لاوے۔ روح کی حرکتیں ہمارے جسم کی حرکتوں پر موقوف ہیں۔ جس طرف ہم جسم کو کھینچتے ہیں روح بھی بالضرور پیچھے پیچھے کھینچی چلی آتی ہے اس لئے انسان کی طبعی حالتوں کی طرف متوجہ ہونا خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ شریف نے انسان کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے لئے بہت توجہ فرمائی ہے۔ اور انسان کا ہنسنا۔ رونا۔ کھانا۔ پینا۔ پہننا۔ سونا۔ بولنا۔ چپ ہونا۔ بیوی کرنا۔ مجرّد رہنا۔ چلنا۔ ٹھہرنا اور ظاہری پاکیزگی، غسل وغیرہ کی شرائط بجا لانا اور بیماری کی حالت اور صحت کی حالت میں خاص خاص امور کا پابند ہونا ان سب باتوں پر ہدائتیں لکھی ہیں اور انسان کی جسمانی حالتوں کو روحانی حالتوں پر بہت ہی مؤثر قرار دیا ہے۔ اگر ان ہدائتوں کو تفصیل سے لکھا جائے تو مَیں خیال نہیں کر سکتا کہ اس مضمون کے سُنانے کے لئے کوئی وقت کافی مل سکے۔

مَیں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اُس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا ہے تو مجھے یہ پُرمعرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اوّل خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دیوے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیزِ کلّی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھلاوے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاقِ رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے تا وہ اعتدال پا کر اخلاقِ فاضلہ کے رنگ میں آ جائیں۔ مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں۔ کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح کے متعلق ہیں صرف ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فرق نے ان کو دو قسم بنا دیا ہے۔ اور اس حکیم مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنیٰ خلق سے اعلیٰ خلق تک ترقی کر سکے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۰-۲۱)

الغرض جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام ایک روحانی تحریک ہے تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روحانیت کے ارتقاء کے لئے پہلے جسمانی حالتوں کی اصلاح کے اصول دیتا ہے تا کہ جسمانی حالتوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ روح میں بھی تغیرات پیدا ہوں اور آخر ہماری روح وہ کمال حاصل کر لیتی ہے جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ترقیات کا تیسرا مرحلہ فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں :۔

”تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالقِ حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کے لئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے کیونکہ اسلام اس بات کو کہتے ہیں کہ بکلّی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا۔ جیسا کہ اللہ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے :۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرہ : ۱۱۳)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (الانعام: ۱۶۳، ۱۶۴)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۔

(الانعام: ۱۵۴)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(آل عمران : ۳۲)

ترجمہ :۔ یعنی نجات یافتہ وہ شخص ہے جو اپنے وجود کو خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں قربانی کی طرح رکھ دے۔ اور نہ صرف نیّت سے بلکہ نیک کاموں سے اپنے صدق کو دکھلا دے۔ جو شخص ایسا کرے اس کا بدلہ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکا۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ کہہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اس خدا کے لئے ہے جس کی ربوبیت تمام چیزوں پر محیط ہے۔ کوئی چیز اور کوئی شخص اس کا شریک نہیں اور مخلوق کو کسی قسم کی شراکت اس کے ساتھ نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے کہ مَیں ایسا کروں اور اسلام کے مفہوم پر قائم ہونے والا یعنی خدا کی راہ میں اپنے وجود کی قربانی دینے والا سب سے اوّل مَیں ہوں۔ یہ میری راہ ہے۔ سو آؤ میری راہ اختیار کرو اور اس کے مخالف کوئی راہ اختیار نہ کرو کہ خدا سے دُور جا پڑو گے۔ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو اور میری راہ پر چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور وہ تو بخشندہ اور رحیم ہے۔“

(ایضاً صفحہ ۲۲-۲۳)

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

کی

اہم دینی مصروفیات

کراچی ۱۲ ؍ تبوک (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل نماز جمعہ احمدیہ ہال میں پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے تسخیر عالم کی عظیم جدوجہد میں انسان کی چاند تک رسائی کے کارنامہ سے بعض حلقوں میں پیدا ہونے والے ذہنی انتشار، بعض غلط فہمیوں اور اعتراضات کا ذکر فرما کر "الارض" کے معنی و مفہوم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس "زمین" سے باہر انسان کا زندہ رہنا ممکن ہے۔ اگر ممکن ہے تو پھر "فیھا تحیون" کے کیا معنے ہوں گے۔ حضور نے اس سوال کے جواب میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات سے اس کائنات ارضی و سماوی اور اس عالم سفلی و علوی کی حقیقت و ماہیت کو تفصیل سے بیان فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اس کائنات کی ہر چیز دراصل صفات باری تعالیٰ کے جلوے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے حدوث کا جامہ پہنکر ایک خاص وجود میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یعنی یہ زمین اور اس پر بسنے والی ہر مخلوق درحقیقت اظلال و آثار صفات باری تعالیٰ ہیں۔ اور یہ زمین یعنی "الارض" صفات باری تعالیٰ کے بے شمار جلووں کا ایک مخصوص مجموعہ ہے۔

زمین کی یہ تعریف بیان کرنے کے بعد حضور نے اس کی بعض بنیادی خصوصیات کو مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ کس طرح ہوا، پانی وغیرہ منبع و سرچشمہ حیات ہیں۔ انسانی بقاء اور ارتقاء کا یہی ذریعہ ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ان بنیادی عناصر کے علاوہ یہ سورج۔ یہ چاند، یہ سمندر۔ یہ پہاڑ۔ یہ شجر، یہ حجر۔ یہ چرند۔ یہ پرند۔ یہ ہر قسم کے اجناس اور یہ پھل پھول قانونِ قدرت کے ساتھ بندھے ہوئے اور صفاتِ ارضی کے ساتھ لپٹے ہوئے انتہائی موزوں شکل اور متوازن خواص میں انسانی خدمت اور فائدے اور اس کی قوتوں کی کامل نشوونما کے لئے معرضِ وجود میں لائے گئے ہیں۔ اور یہ دراصل آثار صفات باری تعالیٰ کا ایک مخصوص مجموعہ اور وسیع دائرہ ہے۔ جس سے انسان ایک لحظہ کے لئے اپنا دامن چھڑا ہی نہیں سکتا۔ انسان اس ارضی حد بندی یعنی اللہ کے ان مخصوص جلووں سے باہر نکل ہی نہیں سکتا۔ اس کرہ سے باہر جانے کا امکان تو ہے مگر اس ارض سے باہر زندہ رہنے کا تصور کیا ہی نہیں جا سکتا۔

حضور نے فرمایا اسی ارضی لباس میں سرتاپا ملبوس اسی زمینی ہوا میں سانس لے کر اور اسی دنیا کے کھانے پینے کی چیزوں کے سہارے چاند پر چند گھنٹے گزار کر واپس آ جانے سے قرآن کریم کی ابدی صداقتوں اور حق و حکمت پر مشتمل تعلیم پر قطعاً کوئی حرف نہیں آتا۔ البتہ اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ شان نظر آتی ہے کہ اس نے انسان کو کتنی ذہنی اور دماغی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے چاند تک پہنچنے کے عظیم تاریخی کارنامے سے سرفراز ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت پُر معارف خطبہ ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ شام آٹھ بجے حضور اپنی رہائش گاہ پر مغرب و عشاء کی نمازیں بھی جمع کر کے پڑھانے کے بعد تھوڑی دیر تشریف فرما رہے۔ اور احباب کو سیرت اور تاریخ کی کتب کے مطالعہ کرنے کی تاکیدی ہدایات فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کے سامنے ایمان افروز تاریخی واقعات اور شاندار روایات کو بار بار دہراتے رہیں تاکہ ان کا ایمان تازہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین پیدا ہو۔ اور سلسلہ کے لئے قربانیوں کے لئے دلی بشاشت اور پختہ عزم نصیب ہو۔

اس سے قبل بدھ اور جمعرات کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے کے بعد ہر دو روز احباب میں رونق افروز ہوتے رہے۔ چنانچہ مورخہ ۳ ؍ تبوک (بروز بدھ) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نصف گھنٹہ تک احباب کو اپنے روح پرور کلمات اور مواعظ حسنہ سے نوازتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے سنت اللہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا "رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ" کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے بتایا کہ سنت اللہ میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوتی کیونکہ کارخانہ عالم کے تمام کل پُرزے اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے اس کی مشیت اور حکم کے ماتحت اپنے اپنے کام کو وقت مقررہ پر انجام دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اس میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے بے شمار جلوے نظر آتے ہیں۔ جو اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ذاتی محبت کی سزاوار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق پیدا کرنے سے ہی حقائق الاشیاء کا علم ہوتا اور ذمہ داریوں کو وفا شعاری اور ثابت قدمی سے نباہنے کی توفیق ملتی ہے۔

مورخہ ۴ ؍ تبوک (جمعرات) کو مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے ایک مختصر مگر نہایت لطیف خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے حقیقی تقوے اور اس کے حصول کے بعض ذرائع پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔ جب انسان اپنے آپ کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ خود انسان کا والی اور متکفل بن جاتا ہے۔ اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے جلوے رونما ہونے لگتے ہیں۔ حضور نے آخر میں دعائیہ الفاظ میں فرمایا۔ خدا کرے کہ جس طرح ان نوجوانوں (جن کے نکاح ہو رہے تھے) کے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھے۔ یہ اور ان سے چلنے والی نسل بھی ان جلووں سے سرفراز اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی لذت اور سرور سے متمتع ہوتی رہے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی پوری ادائیگی کرنیوالے احباب کے نام دُعا کی غرض سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوں گے

بقایادار احباب فوری طور پر مہلت کی درخواست کریں

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرست اب الفضل میں شائع نہیں کی جائے گی۔ البتہ جماعتوں کی طرف سے آنے والی ایسی فہرستیں دعا کی غرض سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوا کریں گی۔ مقامی عہدہ داران ایسے احباب کی فہرستیں اپنی اپنی جماعت سے بھجوائیں۔

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بقایا دار احباب کے لئے یہ اجازت عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے بقایا وعدہ کی ادائیگی کے لئے مناسب مہلت حاصل کر کے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ مقامی عہدہ داران کی خدمت میں الفضل ۷/۶۹ ۱۹ میں شائع کئے گئے۔ نوٹ میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ سب بقایا داران کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اور جو دوست مہلت حاصل کرنا چاہیں۔ ان کی فہرست بھجوائیں۔ لہذا عہدہ داران مقامی کی خدمت میں بغرض یاد دہانی عرض ہے۔ کہ ایسی فہرستیں فوری طور پر معہ درخواستوں کے بھجوائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال ربوہ)

ملائیشیا کے ایک معزز اور مخلص احمدی

حاجی اونکو اسماعیل بن عبدالرحمن صاحب مرحوم کا ذکر خیر

ـــ از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری سابق مبلغ ملائیشیا ـــ

مکرم اونکو اسماعیل بن عبدالرحمن سکنہ ریاست جوہور ملایا گزشتہ دنوں وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ریاست کے شاہی خاندان کے سپوت تھے۔ ملائی اور انگریزی کے علاوہ عربی سے بھی کافی واقفیت رکھتے تھے۔ بڑے سلیم الفطرت، منکسر المزاج، ہمدرد و غمگسار متقی اور مخلص احمدی تھے۔ احمدیت کے لئے کبھی معاندانہ و مخالفانہ رنگ اختیار نہیں کیا۔ البتہ بیعت کرنے سے پہلے چار سال تک احمدیت کے متعلق تحقیق کی اور آخر احمدیت سے مشرف ہوئے۔ میں یہاں ان کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں تا کہ بزرگ اور احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور اپنی رضا سے نوازے۔ اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار کی دعا

۱۹۵۱ء کے اواخر میں دو مشہور شخصیتیں سنگاپور سے ہوتے ہوئے انڈونیشیا جا رہی تھیں۔ دونوں اصحاب جب سنگاپور پہنچے تو ایک دن ہمارے مشن میں بھی آئے اور کہنے لگے۔ کہ مولوی صاحب آئیے ہمارے ساتھ چلئے۔ اور ہمیں جوہور بہارو دکھائیے۔ کار تو ان کے پاس تھی ہی۔ میں تیار ہو کر ان کے ساتھ ہولیا۔ جب ہم جوہور پہنچے تو اور جگہوں کے علاوہ ہم نے مسجد جامع ابوبکر بھی دیکھی۔ سلطان ابوبکر موجودہ سلطان جوہور کے دادا صاحب کا نام ہے۔ وہاں ہم اس منارہ پر بھی چڑھے جس پر چڑھ کر مؤذن اذان دیتا ہے۔ میں نے شمال کی طرف منہ کیا۔ اور دعا کی کہ اے میرے مولا اتنے دیسیع اور بڑے شہر میں کیا کوئی ایک بھی نہیں جو تیرے مسیح موعودؑ کے پیغام کو سنے۔ (جو دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے) اور اس پر ایمان لائے۔ بڑے عجز اور انکسار سے میں نے دعا کی۔ مجھے کچھ دیر ہوگئی۔ تو ان دونوں دوستوں نے اترنے کے لئے کہا۔

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد

میں دسمبر ۱۹۴۹ء میں سنگاپور پہنچ چکا تھا۔ اور اسی وقت سے مخالفت کا آغاز بھی ہوگیا تھا۔ اور پھر یہ مخالفت بڑھنا شروع ہوئی حتیٰ کہ جماعت کے بعض دوستوں نے گھبراہٹ کا اظہار شروع کردیا۔ اس پر میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عریضہ یکم اگست ۱۹۵۰ء کو تحریر کیا کہ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ حضور پر نور دعا بھی فرمائیں کہ خدا تعالیٰ احمدیت اور اسلام کو ترقی بخشے۔ اور خاکسار کو بھی حقہ خدمت دین کی توفیق دے۔ اور حضور خاکسار کی راہ نمائی بھی فرمائیں۔

حضور پُر نور اس وقت کوئٹہ میں تھے۔ ۸ راگست ۱۹۵۰ء کو حضور پُر نور کے ارشاد کے مطابق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے لکھا کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے"۔

نیز ارشاد فرمایا:۔

"جہاں اپنے اصول کا پکا ہونا چاہیئے وہاں ملنسار بھی ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے گھروں میں جا کر ملتے تھے۔ سو افسر اور علماء اور امراء اور تجار پیشہ وروں سے تعلق بڑھائیں۔ اس طرح ان کی زبان بند ہوجاتی ہے"۔

حضور پُر نور کا یہ خط ۱۲ اگست ۱۹۵۰ء کو وصول ہوا۔ میں نے یہ خط جماعت کے سامنے رکھا تو جماعت کے دوستوں نے یہی نتیجہ اخذ کیا کہ حضور پُر نور مجھے سارے ملایا کا دورہ کرنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ احباب غور کر رہے تھے کہ دورہ کا کس طرح انتظام کیا جائے۔ پہلے سفر خرچ کی ضرورت ہے۔ پھر اس شور اور مخالفت کے وقت اکیلے دورہ کرنا کہیں کسی تکلیف کا موجب تو نہ ہوگا کہ ہمارے خلاف ایک کتاب شائع ہوگئی۔

کبیزات کی تصنیف

فوراً دورہ کے متعلق جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے فی الحال ملتوی کردیا جائے۔ پہلے اس کتاب کا جواب لکھا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے چند دنوں میں اس کا جواب تیار کرلیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے وہ کتاب "کبیزان" (صداقت) کے نام سے شائع کردی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک یہ کتاب تمام بڑے بڑے لوگوں کو پہنچائی گئی۔ ان میں سے ایک ہمارے اونکو اسماعیل بن عبدالرحمن صاحب مرحوم بھی تھے۔ کیونکہ وہ اس وقت ریاست جوہور کے محکمہ شرعیہ کے افسر اعلیٰ تھے۔

سارے ملایا کا دورہ

چونکہ ابھی جماعت بہت کمزور حالت میں تھی اور اس کتاب پر بھی کافی خرچ آگیا۔ اس لئے خاکسار نے مناسب سمجھا کہ چند ماہ کے بعد دورہ کیا جائے۔ چنانچہ وسط ۱۹۵۱ء میں خاکسار اکیلا سنگاپور سے ملایا روانہ ہوا۔ اور پروگرام کے مطابق بذریعہ ریل سفر کرتا رہا۔ اور تمام بڑے شہروں میں ٹھہر کر ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں میں پیغامِ حق پہنچایا۔ مگر اتفاق کی بات ہے کہ کسی وجہ سے میں اس دورہ میں اونکو اسماعیل صاحب مرحوم سے ملاقات نہ کرسکا۔ جس کا مجھے بہت احساس رہا۔ ایک ماہ کا دورہ تھا۔ جو سنگاپور سے کر ملایا کی آخری ریاست پناگ تک وسیع تھا۔ اس دورہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں نے اقرار کیا کہ پہلے ہمیں احمدیت کے متعلق کچھ علم نہ تھا اب حقیقت معلوم ہوئی ہے۔

اونکو اسماعیل صاحب سے ملاقات

چونکہ ریاست جوہور کی حد سنگاپور سے ملتی ہے اور یہ ہے بھی ملایا کی ریاستوں میں سے سب سے بڑی اور دولت مند ریاست اس لئے میں نے اسے کبھی فراموش نہیں کیا تھا خصوصاً اس لئے بھی کہ ریاست جوہور کے مفتی صاحب علوی بن طاہر الحداد اور چیف قاضی اسمٰعیل بن عمر بن عبدالعزیز احمدیت کے سخت معاند مخالف تھے۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء کے وسط میں میں نے مکرم عبدالحمید سالکین صاحب سے مشورہ کیا۔ کہ کب جوہور جانا مناسب ہوگا۔ تا کہ محکمہ شرعیہ جوہور کے افسر اعلیٰ اونکو اسماعیل صاحب سے ملاقات کی جاسکے۔ آخر ہم نے ایک دن مقرر کیا۔ اور اکٹھے بذریعہ بس مغرب کے بعد سنگاپور سے جوہور روانہ ہوگئے چونکہ ہمیں اونکو صاحب کے مکان کا علم نہ تھا۔ اس لئے ہم نے پبلک لائبریری میں پہنچ کر اونکو صاحب مرحوم کے مکان کا پتہ کیا اور پھر وہیں سے ٹیلیفون ڈائرکٹری دیکھ کر ان کے ٹیلیفون نمبر کا پتہ کیا۔

صرف پانچ منٹ

میں نے برادرم عبدالحمید سالکین صاحب سے کہا کہ خود آپ محترم اونکو صاحب کو ٹیلیفون کریں۔ تا کہ اگر وہ پوچھیں کہ تم کون ہو تو آپ اپنا نام بتا سکیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیں کہ میرے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے۔ اگر میں انہیں ٹیلیفون کروں گا تو ممکن ہے میرا نام سن کر وہ ملنے کا موقعہ نہ دیں

چنانچہ برادرم موصوف نے ٹیلیفون کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ محترم اونکو صاحب نے کہا کہ بے شک آجائیں مگر میں صرف پانچ منٹ دے سکوں گا۔ کیونکہ مجھے فرصت زیادہ نہیں ہے۔ عبدالحمید سالکین نے مجھے کہا کہ ہم ڈیڑھ روپیہ جانے کا اور پھر ڈیڑھ روپیہ ٹیکسی کا ادا کریں گے لیکن وقت صرف پانچ منٹ ملے گا۔ بظاہر جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں نے کہا ہمیں ضرور جانا چاہیئے۔ کم از کم محترم اونکو صاحب سے تعارف تو حاصل ہوجائے گا۔ اس پر ہم پبلک لائبریری سے باہر نکلے ٹیکسی لی اور اونکو صاحب کے گھر پہنچے۔ مکان دومنزلہ تھا اونکو صاحب کا لڑکا نیچے دروازہ پر کھڑا ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ جب ہم اس سے ملے تو اس نے کہا کہ ابا جان کو مصروفیت بہت ہے۔ اس لئے جب پانچ منٹ ختم ہوجائیں تو آپ خود ہی اجازت لے کر چلے جائیں۔ ہم نے کہا بہت اچھا۔ وہ یہ کہہ کر اوپر چلا گیا اور اونکو صاحب کو اطلاع دی اور ایک دو منٹ بعد ہی ہم نے دیکھا کہ ایک خوبصورت معمر بزرگ۔ شریف طبع۔ ہنستے ہوئے آرہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی نوکر چائے لا رہا ہے۔

(باقی)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ منٹگمری اباد لائلپور

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

اس سال امتحان میں ۱۳۴ طالبات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۳۳ پاس ہوئیں اور ایک طالبہ کی انگلش میں کمپارٹمنٹ آئی۔ ۵۷ طالبات نے فسٹ ڈویژن، ۷۵ نے سیکنڈ ڈویژن اور ایک طالبہ نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ فسٹ آنے والی طالبہ صاحبزادی نصرت جہاں بنت صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے ۷۵۴ نمبر حاصل کئے اور فریدہ بشیر ۷۲۱ نمبر حاصل کر کے دوئم رہیں۔ الحمدللہ!

(ہیڈ مسٹریس)

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	۲۰۷۷۷	امۃ الشکور صلاح الدین	۴۶۲	II
۲	۲۰۷۷۸	حبیب النساء	۴۹۹	II
۳	۲۰۷۷۹	طیبہ گیلانی	۷۱۴	I
۴	۲۰۷۸۰	رشیدہ خاتون	۵۲۲	II
۵	۲۰۷۸۱	امۃ الشکور کشور	۶۴۵	I
۶	۲۰۷۸۲	عذرا شہناز	۵۴۴	I
۷	۲۰۷۸۳	ریحانہ مرزا	۷۰۱	I
۸	۲۰۷۸۴	طاہرہ شہناز	۵۳۲	II
۹	۲۰۷۸۵	بشریٰ اشرف	۶۴۱	I
۱۰	۲۰۷۸۶	رضیہ فردوس	۵۸۶	I
۱۱	۲۰۷۸۷	نزہت فرزانہ	۵۸۵	I
۱۲	۲۰۷۸۸	آبینہ خالدہ	۳۷۱	III
۱۳	۲۰۷۸۹	نیرہ اسلام	۴۲۹	II
۱۴	۲۰۷۹۰	نادرہ	۶۵۱	I
۱۵	۲۰۷۹۱	امۃ الرشید	۶۴۴	I
۱۶	۲۰۷۹۲	حمیرا حسن	۷۱۱	I
۱۷	۲۰۷۹۳	امۃ الجمیل فریدہ	۶۲۸	I
۱۸	۲۰۷۹۴	مریم صدیقہ	۶۴۲	I
۱۹	۲۰۷۹۵	حبیبہ نسرین	۴۶۷	II
۲۰	۲۰۷۹۶	نصرت جہاں احمد	۷۵۴	I

آرٹس گروپ

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۱	۲۴۴۱۴	امۃ الحکیم	۴۳۷	II
۲۲	۲۴۴۱۵	نصرت جہاں	۵۳۹	II
۲۳	۲۴۴۱۶	ناصرہ تبسم	۵۲۴	II
۲۴	۲۴۴۱۷	مبشرہ حفیظ	۵۵۳	I
۲۵	۲۴۴۱۸	طاہرہ سلطانہ	۵۹۴	II
۲۶	۲۴۴۱۹	ممتاز بیگم	۴۲۸	II
۲۷	۲۴۴۲۰	امتیاز افضل	۴۳۰	II
۲۸	۲۴۴۲۱	فرح یاسمین	۶۴۴	I
۲۹	۲۴۴۲۲	نسیم اختر	۵۶۰	I
۳۰	۲۴۴۲۳	راحیلہ یاسمین	M.L.	
۳۱	۲۴۴۲۴	ماجدہ ریحانہ	۵۷۶	I
۳۲	۲۴۴۲۵	نازلی سعید	۵۱۳	II
۳۳	۲۴۴۲۶	تحسین فردوس	۵۳۹	II
۳۴	۲۴۴۲۷	پروین فردوس	۵۱۸	II
۳۵	۲۴۴۲۸	شہناز کوثر	۵۰۰	II

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۳۶	۲۴۴۲۹	سلمیٰ منور	۵۶۵	I
۳۷	۲۴۴۳۰	بشریٰ رشید	۵۰۵	II
۳۸	۲۴۴۳۱	طیبہ رشید	۴۶۱	II
۳۹	۲۴۴۳۲	امۃ الرفیق	۴۹۵	II
۴۰	۲۴۴۳۳	کوثر سلطانہ	۵۴۱	I
۴۱	۲۴۴۳۴	زہرہ بیگم	۵۶۸	I
۴۲	۲۴۴۳۵	بشریٰ بیگم	A	
۴۳	۲۴۴۳۶	امۃ النصیر	۵۰۳	II
۴۴	۲۴۴۳۷	سلمیٰ نسرین	۴۱۶	II
۴۵	۲۴۴۳۸	امۃ الرؤف	۴۲۴	II
۴۶	۲۴۴۳۹	امۃ النصیر مشتاق	۴۸۲	II
۴۷	۲۴۴۴۰	سلیم اختر	۵۶۱	I
۴۸	۲۴۴۴۱	فرحت ظفر	۶۴۴	I
۴۹	۲۴۴۴۲	امۃ الکریم نعیمہ	R.L	II
۵۰	۲۴۴۴۳	بشریٰ آسان	۵۱۲	II
۵۱	۲۴۴۴۴	سعیدہ بشریٰ	۶۹۲	I
۵۲	۲۴۴۴۵	امۃ الرشید باری	۵۶۰	I
۵۳	۲۴۴۴۶	امۃ الرفیق ریحانہ	۶۳۰	I
۵۴	۲۴۴۴۷	نجمہ نسرین	۶۱۷	I
۵۵	۲۴۴۴۸	مبارکہ قریشی	۵۴۶	I
۵۶	۲۴۴۴۹	بشریٰ کوثر	۵۶۴	I
۵۷	۲۴۴۵۰	امۃ السمیع راشدہ	۶۹۲	I
۵۸	۲۴۴۵۱	امۃ الحمید	۶۳۱	I
۵۹	۲۴۴۵۲	نصرت جہاں بیگم	۴۷۱	II
۶۰	۲۴۴۵۳	طاہرہ بشریٰ مبین	۶۰۳	I
۶۱	۲۴۴۵۴	طاہرہ جبیں	۴۸۸	II
۶۲	۲۴۴۵۵	امۃ الولی	۵۰۱	II
۶۳	۲۴۴۵۶	نزہت عزیز	۶۳۴	I
۶۴	۲۴۴۵۷	امۃ المعبود	۵۶۸	I
۶۵	۲۴۴۵۸	ناصرہ شیخ نورالحق	۵۲۵	II
۶۶	۲۴۴۵۹	صالحہ شگفتہ	۵۵۹	I
۶۷	۲۴۴۶۰	قرۃ العین بشریٰ	۷۱۱	I
۶۸	۲۴۴۶۱	طاہرہ مبشرہ	۵۲۲	II
۶۹	۲۴۴۶۲	مجیدہ بیگم	۵۷۱	I
۷۰	۲۴۴۶۳	بشریٰ بیگم شیخ	۵۵۵	I
۷۱	۲۴۴۶۴	نذیرہ بیگم۔ عبدالرزاق	۶۱۱	I
۷۲	۲۴۴۶۵	صادقہ پروین عبدالسلام	۵۴۸	I
۷۳	۲۴۴۶۶	آمنہ فوزیہ	۵۴۳	I
۷۴	۲۴۴۶۷	مبشرہ خانم	۵۴۱	I
۷۵	۲۴۴۶۸	نصرت پروین	۴۷۹	II
۷۶	۲۴۴۶۹	بشریٰ بیگم بھٹی	۵۳۶	II
۷۷	۲۴۴۷۰	راشدہ پروین	M.L.	
۷۸	۲۴۴۷۱	ریحانہ فرحت	۵۶۳	I
۷۹	۲۴۴۷۲	امۃ السلام	۵۵۸	I
۸۰	۲۴۴۷۳	ناصرہ پروین	۶۰۳	I
۸۱	۲۴۴۷۴	امۃ الباسط	۵۵۵	I
۸۲	۲۴۴۷۵	عابدہ شمیم	۶۶۸	I
۸۳	۲۴۴۷۶	رفیقہ صداقت	M.L	
۸۴	۲۴۴۷۷	نور بیگم	۵۶۶	I
۸۵	۲۴۴۷۸	راشدہ خلیل	۶۱۴	I
۸۶	۲۴۴۷۹	رفعت شاہانہ	۵۹۴	I

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	نمبر حاصل کردہ	نمبر و ڈویژن
۸۷	۲۲۴۸۰	ثریا خانم	۶۶۰	I
۸۸	۲۲۴۸۱	امۃ الرحمان	۴۵۷	II
۸۹	۲۲۴۸۲	امۃ الرشید	۵۱۳	II
۹۰	۲۲۴۸۳	نعیمہ فرحت	۵۷۰	I
۹۱	۲۲۴۸۴	خالدہ بیگم	۵۶۸	I
۹۲	۲۲۴۸۵	بشریٰ پروین	۵۰۸	I
۹۳	۲۲۴۸۶	فریدہ بشیر	۷۲۱	I
۹۴	۲۲۴۸۷	امۃ السمیع	۵۲۴	II
۹۵	۲۲۴۸۸	نعیمہ شاہین	۶۰۱	I
۹۶	۲۲۴۸۹	عابدہ بیگم	۶۶۳	I
۹۷	۲۲۴۹۰	نادرہ یاسمین	۶۲۰	I
۹۸	۲۲۴۹۱	امۃ الواسع	۵۰۷	II
۹۹	۲۲۴۹۲	امۃ القدوس	۶۲۵	I
۱۰۰	۲۲۴۹۳	شمیم اختر	۴۷۵	II
۱۰۱	۲۲۴۹۴	خالدہ۔ غلام مرتضیٰ	۵۹۳	I
۱۰۲	۲۲۴۹۵	شاہدہ اسحٰق	۶۴۱	I
۱۰۳	۲۲۴۹۶	حمیدہ قدسیہ	۵۸۳	I
۱۰۴	۲۲۴۹۷	امۃ الشعیرہ۔ ایم نورالدین	۴۸۷	II
۱۰۵	۲۲۴۹۸	شمیم مسرت	۴۹۷	II
۱۰۶	۲۲۴۹۹	جلیل بشریٰ	۶۹۱	I
۱۰۷	۲۲۵۰۰	شمیم اختر	۵۱۷	II
۱۰۸	۲۲۵۰۱	عقیلہ شمس	۴۸۷	II
۱۰۹	۲۲۵۰۲	سلیمہ اختر	۵۶۵	I
۱۱۰	۲۲۵۰۳	نصرت جہاں بیگم	۴۵۵	I
۱۱۱	۲۲۵۰۴	ناصرہ افغانی	۴۹۷	II
۱۱۲	۲۲۵۰۵	امۃ الباسط	۵۹۹	I
۱۱۳	۲۲۵۰۶	امۃ الحی فرحت	۵۰۱	II
۱۱۴	۲۲۵۰۷	حمید شاہدہ	۶۲۴	I
۱۱۵	۲۲۵۰۸	ناصرہ پروین اختر	۶۱۵	I
۱۱۶	۲۲۵۰۹	امینہ شاہدہ	۴۷۶	II
۱۱۷	۲۲۵۱۰	شاہین روحی	۶۶۷	I
۱۱۸	۲۲۵۱۱	شاہینہ کوثر	۵۲۷	II
۱۱۹	۲۲۵۱۲	مسرت بیگم	۵۲۲	I
۱۲۰	۲۲۵۱۳	امۃ الشکور	۶۷۱	I
۱۲۱	۲۲۵۱۴	امۃ السمیع	۵۵۵	I
۱۲۲	۲۲۵۱۵	مریم صدیقہ	۴۹۷	II
۱۲۳	۲۲۵۱۶	فوزیہ بٹ	۴۸۰	II
۱۲۴	۲۲۵۱۷	صدیقہ نصرت	انگلش کا امتحان سپلیمنٹری دیگی	
۱۲۵	۲۲۵۱۸	ارشد بیگم	۵۰۲	II
۱۲۶	۲۲۵۱۹	مسعودہ بی بی	۴۷۶	II
۱۲۷	۲۲۵۲۰	امۃ الرشید	۴۱۳	II
۱۲۸	۲۲۵۲۱	ناصرہ پروین	۵۷۶	I
۱۲۹	۲۲۵۲۲	امۃ الودود	۵۲۲	II
۱۳۰	۲۲۵۲۳	زینت اسلام	۵۲۹	II
۱۳۱	۲۲۵۲۴	شفقت نصیر	۴۸۵	II
۱۳۲	۲۲۵۲۵	شمیم اختر	۴۱۷	II
۱۳۳	۲۲۵۲۶	عابدہ جبیں	۵۱۸	II
۱۳۴	۲۲۵۲۷	نسیم اختر	۴۲۴	II
۱۳۵	۲۲۵۲۸	امۃ المنان	۴۸۰	II

محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان

گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

اعلان داخلہ

برائے سن ۷۰-۱۹۶۹ء

مندرجہ ذیل شعبوں میں ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر کے سال اول میں داخلہ کے لئے ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۱) الیکٹریکل ٹیکنالوجی ۲۔ مکینیکل ٹیکنالوجی

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیم منظور شدہ ثانوی تعلیمی اداروں سے میٹرک یا ثانوی درجہ کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔ امیدواروں کا انتخاب صرف قابلیت کی بنیاد پر ہوگا۔ جس کی جانچ فزکس۔ کیمسٹری۔ اعلیٰ ریاضی اور انگریزی کے مضامین میں کامیابی اور حاصل کردہ نمبروں کے میزان سے کی جائیگی۔ ان میں سے کسی مضمون میں فیل شدہ امیدوار داخلہ کے قابل نہیں ہے۔

ٹیکنیکل / پائمٹ / انڈسٹریل سکول سے پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ کی کل ۸۰ نشستیں ہیں۔

۱۔ سرگودھا ڈویژن ۵۰ فی صد
۲۔ کل مغربی پاکستان ۳۰ فی صد جس میں ۳ نشستیں افراد پاکستان کے لئے مخصوص)
۳۔ پسماندہ علاقے اور آزاد کشمیر ۱۰ فی صد
۴۔ غیر نصابی سرگرمیاں کھیل وغیرہ ۵ فی صد
۵۔ پولی ٹیکنک کے ملازمین ۳ فی صد
۶۔ مشرقی پاکستان ۲ فی صد

کے حساب سے تقسیم کر دی گئی ہیں امیدواروں کا انتخاب صرف اُن کی مخصوص نشستوں سے کیا جائے گا۔ درخواست کے مجوزہ فارم بمعہ مختصر پراسپکٹس و ہدایات داخلہ انسٹی ٹیوٹ ہذا سے ذاتی طور پر مفت یا ۹×۴ سائز لفافہ پر درخواست دہندہ کا پتہ اور ایک روپیہ دس پیسے کا ٹکٹ چسپاں ہو بھیجکر بذریعہ ڈاک منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ کی درخواستیں دفتر میں بھیجنے کی آخری تاریخ بروز ہفتہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء ہے۔

نذیر۔ ڈی۔ بھٹی ۔ پرنسپل

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ایک لڑکی اور دو لڑکے بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(نیاز قطب احمد بٹ)

۲۔ میری چھوٹی بچی کو ٹائیفائیڈ بخار تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخار سے تو آرام ہے۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ میرے ایک دوست محمد رشید صاحب کے لڑکے کو بھی ٹائیفائیڈ بخار تھا۔ بخار سے آرام ہے۔ مگر زبان پر اثر ہے احباب سے دونوں بچوں کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
غلام احمد سٹینوگرافر محکمہ انہار مغربی سرکل لائل پور

۳۔ چوہدری دلاور حسین صاحب بہت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔
(محمد شریف ٹھیکیدار سٹون اینڈ بجری ربوہ)

ولادت

طیب علی صاحب معلم وقف جدید لکھو پار کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز فرمائے اور سلسلہ کے لئے اس کا وجود بابرکت فرمائے۔ آمین
(مہر عبد الواحد جاوید معلم وقف جدید)

ہماری عید

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، اور بچوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ ہماری زندگیوں میں ہمیں حقیقی عید حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری ناصر احمد صاحب گھمّن مرحوم چک ۹۹ جنوبی ضلع سرگودہا نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۸/۲ دارالصدر غربی (ب) رقبہ ایک کنال میرے والد صاحب چوہدری باری خان صاحب مرحوم چک ۱۲۵ لدھڑ رکھ برانچ تحصیل و ضلع لائل پور کے نام الاٹ ہے۔ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں میرے تمام بہن بھائیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ قطعہ اب میرے نام منتقل کیا جائے۔ ان کی رضامندی کی تحریر اس درخواست کے ساتھ ارسال ہے۔

لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ قطعہ اب میرے نام منتقل فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ہفتہ ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ضرورت کتاب

اگر کسی دوست کے پاس کتاب "تحقیق واقعات کربلا" مصنفہ منشی غلام حسین صاحب بھیروی موجود ہو اور وہ فروخت کرنا چاہتے ہوں تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ اس کتاب کی بہت ضرورت ہے۔

(محمد انور حق۔ ابن محمد عبد الحق مجاہد امرتسری معرفت مسجد احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ سیالکوٹ سے گوجرانوالہ آتے وقت میرے بہنوئی ظفر اقبال صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ بس کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ بزرگان کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (قریشی اشفاق احمد ۷/۵ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا)

۲۔ مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب چند روز سے بدن میں دردوں کی وجہ سے علیل ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد احمد انور آف ربوہ حال باندھی (سندھ)

۳۔ مکرم الطاف حسین صاحب نے ایف اے کا امتحان دیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

(عبد اللطیف۔ شاہ کوٹ۔ ضلع شیخوپورہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ تین سال سے سخت بیمار چلی آرہی ہے۔ کافی علاج وغیرہ کے بعد ابھی تک کوئی آرام نہیں آیا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ملک اللہ دتہ۔ ایجنٹ الفضل پنڈی رسول اسٹیشن)

۵۔ خاکسار آجکل بیکاری کے سبب سے پریشان ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(بشیر اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

۶۔ برخوردار الیاس سلمہ۔ قریباً ایک ہفتہ سے ضیق النفس اور دل کی تکلیف سے لاہور میں دوبارہ علیل ہو گئے ہیں۔ نزلہ کی شدت سے زیادہ تکلیف ہے۔ میں اپنے بزرگوں اور احباب سے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ برخوردار کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں نیز عزیز کی ترقی کا سوال بھی درپیش ہے اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (حاجی شیخ عبد الرحمٰن کپورتھلوی از محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

نام کی تبدیلی

میرا لڑکا محمد حمید جس کی پیدائش ۱۰ دسمبر ۱۹۶۰ء کی ہے اور جو تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ جماعت دوم میں پڑھتا ہے میں نے اس کا نام تبدیل کر کے عبد الحمید رکھ دیا ہے آئندہ اسے عبد الحمید کے نام سے ہی پکارا جائے۔

(ملک بشیر علی احمدی غلہ منڈی۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

ضرورت

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

(۱)۔ (۲) لیکچرار انگریزی و حساب

(۳) معلم دینیات

(۴) ڈائرکٹر فزیکل ایجوکیشن۔

لیکچرار کے لئے ایم اے ہونا ضروری ہے لیکن وہ امیدوار بھی جنہوں نے ایم اے کا امتحان دیا ہے۔ درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پاس ہونے کے بعد بھی ملازمت کا عہد کریں۔ تنخواہ/۳۰۰ روپے ماہوار سے شروع ہوگی۔ انگریزی کا لیکچرار اگر بی اے کو پڑھا سکے تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ فزیکل ایجوکیشن کے لئے ڈپلومہ ضروری ہے۔ لیکن فوج یا پولیس کے پنشن یافتہ جو مختلف کھیلوں کی مہارت رکھتے ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

۳ اور ۴ کے امیدوار کم از کم مطلوبہ تنخواہ درخواست میں لکھیں۔

درخواستیں مع ضروری کوائف ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء تک آنی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷-۱۸-۱۹ اخاء (اکتوبر) کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر ۲۰ یا ۲۰ کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکتا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر وہ خادم بقایا دار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا اور جو یاددہانی پر بھی ادا نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

۴۔ نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور مجلس عاملہ نے منتخب کیا ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حیدر آباد میں جلسہ یوم آزادی

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء کو ۸ بجے شام جماعت احمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام احمدیہ ہال میں یوم آزادی کی تقریب منائی گئی۔ اس موقع پر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں تاریخ کے اہم واقعات بیان کئے۔ اور ان مساعی اور خدمات پر بھی روشنی ڈالی جو پاکستان کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے سرانجام دیں بالآخر پاکستان کے استحکام۔ مضبوطی اور ترقی کے لئے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد ربوہ)

اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں

خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے، خواہ وہ عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درحقیقت یہ ہے کہ ایک بہت بڑی مرض جو انسان کی روح کو کھانے والی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اپنے منشاء، اپنے خیالات، اور اپنی آرزو کے مطابق مذہب کی جس بات کو دیکھتے ہیں صرف اس پر عمل کرنا وہ اپنے لئے کافی سمجھ لیتے ہیں اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ کئی اور احکام بھی ہیں جن کو وہ بڑی دلیری سے نظر انداز کر رہے ہیں۔ چونکہ بنی نوع انسان کی عادات مختلف حالات اور مختلف صحبتوں کی وجہ سے بدلتی رہتی ہیں اس لئے ہر انسان اپنا ایک خاص ذوق رکھتا ہے جس کو وہ پورا کر لیتا ہے اور جو چیز اس کے ذوق کے خلاف ہو اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ اگر اپنے ملک کے مختلف علاقوں پر ہی نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوگا کہ بعض مقامات کے لوگ نمازوں کے زیادہ پابند ہوتے ہیں اور روزوں میں سستی کرتے ہیں۔ بعض جگہ کے لوگ زکوٰۃ تو بڑی پابندی سے دیتے ہیں۔ مگر نماز اور روزہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ اسیطرح بعض جگہ نماز اور روزہ کی تو پابندی کی جاتی ہے مگر زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ پھر بعض جگہ کے لوگ باوجود استطاعت کے حج نہیں کرتے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر حج کے لئے بھی جائیں تو شائد اس سفر میں کبھی نماز نہ پڑھیں۔ اب اس نماز اس روزہ اس زکوٰۃ اور اس حج کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی سچے دل سے فرمانبرداری کرتے تو جس خدا نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی نے روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا ہے اور جس خدا نے زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے اسی نے حج کی بھی تاکید فرمائی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ماننے اور دوسرے کو ترک کرنے نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ایسے لوگ جس فعل کو خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سمجھتے ہیں وہ درحقیقت فرمانبرداری نہیں بلکہ ان کے نفس کا ایک دھوکہ ہوتا ہے اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت تب ملتا ہے جب انسان ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کا فرمانبردار ہو۔ خواہ وہ حکم اس کے منشاء و خیالات اور رسم و رواج کے مطابق ہو یا مخالف۔

بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی طبیعتوں میں غصہ نہیں ہوتا۔ اگر ان کے خلاف اگر کوئی بات کہتا ہے تو وہ بڑی خندہ پیشانی سے اس کو برداشت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان پر کوئی ایسا موقع آئے جہاں خدا تعالیٰ کے لئے ناراضگی کے اظہار کی ضرورت ہو اور وہاں بھی وہ عفو اور درگزر کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا عفو اور درگزر اپنے اندر کوئی نیکی نہیں رکھتا۔ اگر ان کا عفو خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء کے ماتحت ہوتا تو جہاں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ عفو سے کام نہ لیا جائے وہاں وہ کیوں عفو سے کام لیتے۔

غرض اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادات یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۱۵)

فوجی بھرتی

۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں (ناظر امور عامہ)

محترم میجر عزیز احمد ڈائرکٹر شاہنواز لمیٹڈ کراچی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم مکرم میجر چوہدری عزیز احمد صاحب ڈائرکٹر شاہنواز لمیٹڈ کراچی بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء بوقت قریباً چھ بجے شام حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر قریباً ۵۰ سال کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (جو ان دنوں کراچی میں قیام فرما ہیں) ازراہ شفقت مرحوم کی رہائش گاہ پر تشریف لے جاکر اسی روز قریباً بارہ بجے شب نماز جنازہ پڑھائی۔ نیز مرحوم کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر دیر تک دعا کی۔

مرحوم موصی تھے چنانچہ ۱۲ ستمبر کو بروز جمعہ صبح کو جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لایا گیا جہاں نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اسی روز بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم قاضی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میجر عزیز احمد صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

صلاح الدین احمد
مشیر قانونی و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ڈاکٹروں کی ضرورت

بعض بیرونی ممالک میں تجربہ کار ڈاکٹروں کے لئے کام کرنے کے اچھے مواقع موجود ہیں۔ ایسے نوجوان یا ریٹائرڈ ڈاکٹر صاحبان جو بیرونی ممالک میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں فوری طور پر وکیل التبشیر کے نام اپنی درخواست مع ضروری کوائف ارسال فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

سیکرٹریان مال کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

از راہ کرم زکوٰۃ کی رقم ارسال کرتے وقت اس کی اسم وار تفصیل ساتھ ضرور بھجوا دی جایا کرے تاکہ متعلقہ کھاتوں میں بروقت اندراج کیا جا سکے۔ بعض سیکرٹریان مال بغیر اسم وار تفصیل کے زکوٰۃ کی رقم مجموعی طور پر بھجوا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انفرادی کھاتوں میں رقم درج کرنے میں وقت ہوتی ہے۔ نیز زکوٰۃ دہندگان کے مکمل پتہ جات بھی تحریر فرما دیے جایا کریں تاکہ مرکز ان سے براہ راست بھی خط و کتابت کر سکے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا

پسرم محمد حنیف بٹ ٹیکنیکل سپروائزر محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ مزید برآں شدید بخار رہتا ہے جو باعث تشویش ہے۔ جملہ بہنوں اور بھائیوں سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (والدہ محمد حنیف بٹ دار الیمن ربوہ)